نقش آغاز

مولانا محمد ابراہیم فانی

ارض مقدس میں یہودی مظالم اور عالم اسلام و پاکستان کا کردار

خون دل و جگر سے ہے سرمایہ حیات
فطرت لہو ترنگ ہے غافل نہ جلترنگ

آہ! انبیاء کی سرزمین ارض مقدس و مسجد اقصیٰ گنبد صخرہ اور ارض فلسطین یہودی اور صیہونی درندوں کے ہاتھوں لہو رنگ ہے اور ہر طرف ظلم و بربریت کا ایک طوفان بد تمیزی برپا ہے۔ ان سطور کے لکھتے وقت اب تک ۱۵۰ سے زائد نہتے فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ جبکہ چار ہزار کے لگ بھگ فلسطینی بچے، جوان عورتیں اور بوڑھے زخموں سے چور موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ لیکن صیہونیوں اور اسرائیل کی اس ننگی جارحیت پر عالمی ضمیر خاموش ہے اور اس پر طرہ یہ کہ امریکہ کی یہودی نژاد صیہونی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ کا یہ فرمانا کہ اسرائیل مظلوم ہے ایک ایسا نشتر ہے جس کے زخم کا اندمال شاید ممکن ہو سکے مگر مقام حسرت اور عرق انفعال کے دریا میں ڈوب مرنے کا موقعہ ہے کہ عالم اسلام کے حکمران اب بھی محوِ خواب خرگوش ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے جو یہودی سفاکیت محوِ رقص ہے اس پر بھی ان کا ضمیر بیدار نہیں ہو رہا جس پر ہر مسلمان خون کے آنسو رو رہا ہے۔ آج ہر طرف سے آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ مسلمان تابکے اسی طرح رسوائی وادبار کے قعر مذلت میں رہیں گے اور کب تک دنیا میں خون مسلم کی ارزانی ہوگی اور یہ زمین معصوموں کے لہو سے کس وقت تک لالہ رنگ رہے گی یہ ایسے سوالات ہیں۔ جو کہ عالم اسلام کے حکمرانوں کے ضمیر پر دستک دے رہے ہیں۔ بلاشبہ آج تمام عالم اسلام بیدار ہو چکا ہے۔ اس کے نوجوانوں کے سینوں میں جہادی روح کا جذبہ موجزن ہے اور دنیائے اسلام کے چپے چپے سے صدائے الجہاد الجہاد بلند ہو رہی ہے۔

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسرمیدان مگر جھکی تو نہیں

اور امر واقعہ بھی یہ ہے کہ ظالموں، غاصبوں اور ان صیہونی لٹیروں و عیسائی درندوں سے نمٹنے کے لئے یہی ایک کارآمد طریقہ علاج ہے۔ ان شاء اللہ اس کے نتائج فلسطین، القدس، کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا کی آزادی کی صورت میں بہت جلد عالم پر آشکارا ہو جائیں گے۔ آج ہر مسلمان نوجوان اس بات کا متمنی ہے کہ راہ خدا میں شہادت کا ارفع و اعلیٰ مقام حاصل کرے۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
اے شہید دین و ملت تیرے جذبے کے نثار
تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل میں ہے

فلسطین میں موجودہ جاری اسرائیلی بربریت اور صیہونی سفاکیت نے فلسطینی نوجوانوں کو بالخصوص اور عالم اسلام کے دیگر عوام میں جہاد کا ایسا ولولہ تازہ پیدا کیا ہے اور حالات نے ایسی مثبت کروٹ لی ہے کہ عالم اسلام کے حکمران اور ارباب اقتدار اگر امریکی آقاؤں اور مغربی استعمار کے آہنی شکنجے کو توڑ کر اور اپنے گلے سے غلامی کا طوق اتار پھینک کر اسرائیل اور کفر کے خلاف علَمِ جہاد بلند کریں تو ان کی پشت پر سربکف مجاہدین اور غازیان بت شکن کی ایک ایسی فوج ظفر موج اور لشکر جرار رواں دواں ہو گا جس کی قوت و جبروت اور طاقت و سطوت کے سامنے ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ایٹم بم و نیپام بم اور سائنس و ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر نازاں سامراجی استعماری طاقتیں خس و خاشاک کی طرح ہوا میں تحلیل ہو جائیں گی۔ اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا ایک زمانہ پھر معترف ہو جائے گا۔

ہفت کشور جس سے ہوں تسخیر بے تیغ و تفنگ
تو اگر سمجھے تو تیرے پاس وہ ساماں بھی ہے

کیوں بزم دل و جاں میں ہلچل ہے خدا جانے
یاد آگئے پھر شاید بھولے ہوئے افسانے

دیوانے گزر جائیں گے ہر منزل غم سے
حیرت سے زمانہ انہیں تکتا ہی رہے گا

الحمد للہ عالم اسلام مادی وسائل کے اعتبار سے بھی خود کفیل ہے اور افرادی طاقت کے لحاظ سے بھی مکمل۔ آج ہمارے ہی مادی وسائل سے مغرب آباد ہے اگر عالم عرب کے حکمران و سلاطین امریکہ، برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک کے بینکوں سے اپنا سرمایہ باہر نکالیں اور اسی طرح تیل کو بطور ہتھیار استعمال کریں جس

طرح کہ زعیم اسلام شاہ فیصل نے کیا تھا تو ایک مہینے کے اندر اندر ان کے غبارے سے ہوا نکل جائیگی۔ اور یہی سامراجی طاقتیں اور استعماری ممالک مسلمانوں کے قدموں جبیں رسوائی رگڑیں گے۔

خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھتے ہیں گر رہا ہے کس کی جھولی میں فرنگ

بلا شبہ یہ فیصلہ انتہائی سخت اور یہ مرحلہ بہت ہی کٹھن ہے لیکن ایسے انقلاب برپا کرنے کیلئے اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اس قسم کے گراں سلسلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ تب کہیں لیلائے مقصود ہاتھ آجاتی ہے۔

جس قدر تھکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں قدم
اعتبار قرب منزل اور بڑھتا جائے ہے

اور اگر اسی کے برعکس ہمارے حکمران مغرب کی شاطرانہ چالوں اور عیارانہ مکر و فریب میں آکر ان کے بتائے ہوئے فارمولوں پر عمل پیرا رہیں تو ذلت ورسوائی کا عفریت ان کے ساتھ چمٹا رہے گا۔

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشین ہو تو محل نہ کر قبول
اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تند و تیز
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول

مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ انہوں نے نہ صرف دشمن کے عیارانہ چالوں کا ادراک کیا تھا بلکہ اس کے خلاف ایمانی جذبے سے سرشار ہو کر اپنی کم تعدادی کی پروا کئے بغیر میدان میں کود پڑے۔ اور چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ کامیابی اور کامرانی نے ان کے قدم چوم لئے۔

عشق کی اک جست نے طے کردیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بیکراں سمجھا تھا میں نے

تاریخ کے اوراق پریشان میں جب ہم غازی اسلام سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی فتح بیت المقدس وارض فلسطین پر نظر کرتے ہیں۔ جب آپ نے ۲۷ رجب ۵۸۳ھ کو بیت المقدس فتح کیا۔ اس وقت تمام دنیائے مسیحیت جس کی شہ پر عالم کفر بھی تھا۔ آپ کے خلاف صف آراء تھی اور اسی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں بھی عبداللہ بن ابی کے جانشین سازشی عناصر گھس آئے تھے جو کہ ہر اس موقعہ کی تاک میں تھے کہ کسی طرح سلطان ایوبی کو شکست دے سکیں۔ مگر سلطان ایوبیؒ اور آپ کے باوفا سربکف مجاہدین کے سامنے نہ سازشیوں کی ریشہ

دوانیاں کام آسکیں اور نہ دشمن کا لشکر اور فوج ظفر موج۔ مگر بد قسمتی سے مسلمانوں کی آپس کی نااتفاقی اور عیش پرستی نے ہمیں وہ منحوس دن بھی دکھایا۔ جب بیت المقدس پنجہ یہود میں چلا گیا اور آج نصف صدی گزرنے کو ہے لیکن عرب و عجم کے لالہ زاروں سے نہ کوئی فاروق اٹھا اور نہ صلاح الدین ایوبی۔ ؎

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گل ایراں وہی تبریز ہے ساقی

مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کی آنکھیں اسی مرد غازی کی راہ دیکھتے دیکھتے تھک گئیں۔ تاکہ اس کو ان ناپاک درندوں کے تسلط سے آزاد کرائے۔ مگر آہ......اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگر ہم اقوام متحدہ یا سلامتی کونسل کے بل بوتے پر مسئلہ فلسطین کے حل کا انتظار کریں تو یہ عالم اسلام کی عظیم غلطی ہوگی کیونکہ اقوام متحدہ یا سلامتی کونسل "کن لوگوں" کے تحفظ کے لئے قائم ہے۔ ان دونوں اداروں کا دوہرا معیار اور پیمانہ انصاف کی حقیقت دنیا پر روز روشن کی طرح واضح ہے۔ عالم اسلام کے لئے اس نے کیا کردار ادا کیا ہے اس کی حیثیت تو امریکہ بہادر کی لونڈی جیسی ہے اس کے سیکرٹری جنرل کا جو رول ہے وہ بھی سب پر عیاں ہے 'اسرائیل کے خلاف کتنی قرار دادیں آئیں۔ لیکن اقوام متحدہ ان میں سے کسی ایک پر بھی عمل درآمد نہ کرا سکی۔ سلامتی کونسل میں بھی اگر اسرائیل کے خلاف قرار داد مذمت پیش کی گئی تو امریکی ویٹو پاور اس کے لئے دیوار اور سد سکندری ثابت ہوئی۔ کشمیر کے بارے میں کتنی قرار دادیں منظور ہوئیں لیکن پچاس سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا مگر مسئلہ کشمیر جوں کا توں ہے اور دور تک قافلہ صبح کے آثار نہیں کے مصداق مستقبل قریب میں اس کے حل کی کوئی امید نہیں۔ اس کے برعکس عراق کا اقوام متحدہ کے ہاتھوں کیا حشر ہوا۔ اس کی فوجی اور دفاعی قوت تہس نہس کر دی گئی ۹۱ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک ۲۵ لاکھ سے زائد عراقی بچے اقوام متحدہ کی پابندیوں کی وجہ سے لقمہ اجل بنے۔ اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کے لبوں پر مہر سکوت ہے ایک عظیم اسلامی ملک انڈونیشیا میں عیسائی ریاست عمل میں لائی گئی اور مشرقی تیمور کا علاقہ انڈونیشیا سے علیحدہ کر دیا گیا۔ الغرض اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کفری طاقتوں کے ہاتھ کی چھڑی ہے اور ان ممالک کے مفادات کے لئے سائبان۔ لہذا ان سے یہ توقع رکھنا کہ یہ مسئلہ مجلس اقوام متحدہ حل کرے گی ریگستان میں مچھلی ڈھونڈنے کے مترادف ہے۔

رہا او آئی سی اور اسلامی کانفرنس کا کردار تو اس کی حیثیت کاغذی شیر کی بھی نہیں۔ اس میں اتنی جرأت نہیں کہ کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ اسی طرح مذاکرات کی بھول بھلیوں میں الجھ کر ان مسائل کا حل ڈھونڈنا وقت کا ضیاع اور دھوکہ دہی کے سوا کچھ نہیں۔ ماضی قریب کے مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے

کہ انھوں نے ہمیشہ مذاکرات کی میز پر بازی ہاری ہے۔

ان حالات کے تناظر میں ہمارے ملک پاکستان کا کیا کردار ہونا چاہیے اور ملکی حکمرانوں کو کیا حکمت عملی وضع کرنا چاہیے۔ تو اس بارے میں ہماری رائے کے مطابق پاکستان ایک بہت ہی اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کر سکتا ہے اسلئے کہ پاکستان عالم اسلام میں واحد ایٹمی قوت ہونے کے ناطے ایک ایسے مقام پر کھڑا ہے جہاں سے کوئی بھی عالمی ادارہ یا ملک اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اسلئے اب پاکستان کو آگے آنا چاہیے تاکہ فطری طور پر جو قائدانہ کردار پاکستان کی جھولی میں آیا ہے وہ کردار ادا کرے اور بلا کسی خوف لومۃ لائم کے عالمی طاقتوں استعماری قوتوں اور سامراجی اداروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دو ٹوک انداز میں بات کرے کیونکہ مسئلہ فلسطین صرف فلسطینیوں کا نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کا مسئلہ ہے اسی طرح اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں اور اعداء اسلام کے خلاف صف آراء ہو کر ان سے اگلے پچھلے حسابات بے باق کر دیں۔ ان شاء اللہ یہ گھاٹے کا سودا نہ ہوگا۔

تو نے دیکھا سطوتِ رفتار دریا کا عروج
موج مضطر کس طرح بنتی ہے اب زنجیر دیکھ

کیا عجب سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے اسی مہینہ رجب میں بیت المقدس کو آزاد کرایا تھا اب یہی مہینہ پھر آیا ہے یہ بیت المقدس کی آزادی کی تمہید ہو۔ وما ذالك على الله بعزيز۔

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ اور ان کے خاندان کو صدمہ

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز کی ہمشیرہ محترمہ کا انتقال ہوا۔ مرحومہ کافی عرصہ سے دل کے مرض میں مبتلا تھیں۔ بالآخر بروز جمعرات بعد از نماز عصر وقت موعود آپہنچا اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ مرحومہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے رشتہ دار جناب خلیل الرحمان صاحب کے عقد میں تھیں۔ آپ کے دو بیٹے حافظ ہدایت الرحمان صاحب اور دوسرے جناب سعید احمد صاحب ہیں ان میں حافظ ہدایت الرحمان صاحب حضرت شیخ الحدیثؒ کے داماد ہیں۔ نماز جنازہ میں بغیر کسی پیشگی اطلاع کے علماء و طلباء اور علاقے کے کثیر افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ حضرت مولانا قاضی انوار الدین صاحب مدظلہ نے پڑھائی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ کریم مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور غم زدہ خاندان اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے فون پر یا بذریعہ اخبارات اور گھر پر آکر تعزیت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔